## 95353 ـ آلہ سے چیک کرنے میں ظاہر ہونے والے عیوب مٹانا تا کہ گاہک نہ دیکھ سکے

**سوال**

کئی برس کی تلاش کے بعد مجھے ایک کمپنی میں ملازمت ملی ہے، لیکن مجھے ایک یہ مشکل درپیش ہے کہ میرے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس میں یہ بھی شامل ہے کہ میں رپورٹ تیار کر کے فائنل ٹیکنکل فائل کے ساتھ لگاؤں، آپ کے علم کے لیے یہ بتانا چاہوں گا کہ ورکشاپ میں ہونے والے کام سے ملانے سے یہ معلومات چیک اپ کرنے والے آلہ سے آٹومیٹک حاصل ہوتی ہیں، مجھے جو چیز پریشان کرتی ہے وہ یہ کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ اس رپورٹ کو کمپیوٹر پر لکھوں اور چیک اپ کرنے والے آلہ نے ٹیکنکل رپورٹ میں جو عیب بھی ظاہر کیا ہے اسے مٹا دیا جائے، حالانکہ ہونا یہ تھا کہ عیب موجود ہونے کی صورت میں ملازمین گاہک کے پاس جائینگے اور اس عیب کی مرمت کی جائیگی، لیکن جب گاہک چیک اپ آلہ سے جاری ہونے والی رپورٹ میں کوئی عیب نہیں پائیگا تو وہ بل ادا کر دیگا، کیونکہ یہ رپورٹ بہت ہی مصدقہ ہوتی ہے اور اس میں جعل سازی کرنا بہت مشکل ہے، صرف کمپیوٹر کے جدید پروگرام کے ذریعہ ہی ایسا کیا جا سکتا ہے, برائے مہربانی آپ اس کا کوئی حل بتائیں اور مجھے اپنے ضمیر کی ملامت سے نکالیں.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

جس طرح آپ نے بیان کیا ہے رپورٹ میں اس طرح کا تصرف کرنا دھوکہ و فراڈ ہے جو کہ جائز نہیں، جس کے نتیجہ میں لوگوں کا ناحق مال کھایا جاتا ہے، اور جو کوئی بھی اس دھوکہ اور فراڈ میں شریک ہو گا وہ گنہگار ہے.

واجب تو یہ ہے کہ جو کام کیا جا رہا ہے اس کے عیوب کا خریدار کو بتایا جائے، اور اگر وہ اس پر راضی ہوتا ہے تو ٹھیک، وگرنہ کاریگر اسے ٹھیک کریں اور اس کی مرمت کر کے دیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 101 ).

اور امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تك خريدار اور فروخت كرنے والا ايك دوسرے سے جدا نہيں ہوتے انہيں اختيار حاصل ہے، اور اگر وہ سچائى اختيار كرينگے اور وضاحت كر دينگے تو ان دونوں كى بيع ميں بركت كر دى جائےگى، اور اگر وہ چھپائيں گے، اور جھوٹ بوليں گے تو ان كى بيع كى بركت مٹا دى جائيگى "

صحيح بخارى حديث نمبر ( 2079 ) صحيح مسلم حديث نمبر ( 1532 ).

يہ بات آپ كے علم ميں ہونى چاہيے كہ روزى ايك ايسا معاملہ ہے جو اللہ تعالى نے آسمان و زمين پيدا كرنے سے قبل ہى لكھ ديا تھا اور اس كا اندازہ مقرر كر ديا تھا، اس ليے روزى كا كم ہونا اور دير سے آنا آپ كو اس پر نہ ابھارىں كہ آپ اللہ كى معصيت و نافرمانى كے ذريعہ روزى حاصل كرنے لگيں.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا روح القدس نے ميرے دل ميں يہ بات ڈالى ہے كہ كوئى بھى جان اس وقت تك فوت نہيں ہوگا جب تك كہ وہ اپنى روزى پورى نہ كر لے، اور سارا رزق كھا نہ لے، تو تم اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتے ہوئے روزى كا حصول اچھى طرح كرو، اور تم ميں سے كسى كو بھى روزى كا ليٹ اور كم ہو جانا اس پر مت ابھارے كہ تم اللہ كى نافرمان و معصيت كر كے روزى حاصل كرنے لگو، كيونكہ جو كچھ اللہ تعالى كے پاس ہے وہ اللہ كى اطاعت و فرمانبردای كے ذريعہ ہى حاصل ہو سكتا "

اسے ابو نعيم نے " الحلية " ميں روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر ( 2085 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس ليے آپ كو چاہيے كہ آپ كمپنى كے ذمہ داران كو نصيحت كريں اور ان كے سامنے اس بات كى وضاحت كريں كہ دھوكہ دينا حرام ہے، اور دنيا ميں اس كى سزا بركت ختم ہونا، اور آخرت ميں عذاب ظلم اور لوگوں كا ناحق مال كھانے كى سزا ہے، اگر تو كمپنى كے ذمہ داران آپ كى بات تسليم كر ليں تو ، اور اگر وہ قبول نہيں كرتے تو اس كام كو ترك كر كے كوئى اور كام تلاش كر ليں.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتا ہے، اللہ تعالى اس كے ليے نكلنے كى راہ بنا ديتا ہے، اور اسے روزى بھى وہاں سے ديتا ہے جہاں سے اس كو وہم وگمان بھى نہيں ہوتا، اور جو كوئى اللہ تعالى پر توكل كرتا ہے اللہ تعالى اس كو كافى ہو جاتا ہے، يقينا اللہ تعالى اپنے كام كو پورا كرنے والا ہے، اور اللہ تعالى نے ہر چيز كا اندازہ مقرر كر ركھا ہے الطلاق ( 2 ـ 3 ).

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روزی میں وسعت کرے، اور آپ کے مال و دولت میں برکت فرمائے، اور آپ کو حرام کے بدلے حلال دے کر حرام سے غنی اور بے پرواہ کر دے.

واللہ اعلم .